

حضرت زینب (س) عالمہ غیر معلمہ ہیں

<?xml encoding="UTF-8">

قال علی ابن الحسین علیہما السلام: « انت بحمد الله عالمة غیر معلمة فہمة غیر مفہمة» (1)

امام زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بحمد اللہ میری پھوپھی (زینب سلام علیہا) عالمہ غیر معلمہ ہیں اور ایسی دانا کہ آپ کو کسی نے پڑھایا نہیں ہے۔

زینب سلام علیہا کی حشمت و عظمت کے لئے یہی کافی تھا کہ انہیں خالق حکیم نے علم لدنی ودانش وہبی سے سرفراز فرمایا تھا اور عزیزان گرامی آج کی مجلس کا عنوان ہے ”زینب کربلا سے شام تک“ زینب ایک فردنہیں بلکہ اپنے مقدس وجود میں ایک عظیم کائنات سمیٹے ہوئے ہیں ایک ایسی عظیم کائنات جس میں عقل و شعور کی شمعیں اپنی مقدس کرنوں سے کاشانہ انسانیت کے دروبام کو روشن کئے ہوئے ہیں اور جس کے مینار عظمت پر کردار سازی کا پر چم لہراتا ہوا نظر آتا ہے زینب کے مقدس وجود میں دنیائے بشریت کی تمام عظمتیں اور پاکیزہ رفعتیں سمٹ کر اپنے آثار نمایاں کرتی ہوئی نظر آتی ہیں زینب کا دوسری عام خواتینوں پر قیاس کرنا یقیناً ناانصافی ہے کیونکہ امتیاز و انفرادی حیثیت اور تشخص ہی کے سائے میں ان کی قدآور شخصیت کے بنیادی خدو خال نمایاں ہو سکتے ہیں اور یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ زینب ایک ہوتے ہوئے بھی کئی ایک تھیں زینب نے کربلا کی سرزمین پر کسب کمال میں وہ مقام حاصل کیا جس کی سرحدیں دائرہ امکان میاں والے ہر کمال سے آگے نکل گئیں اور زینب کی شخصیت تاریخ بشریت کی کردار ساز ہستیوں میں ایک عظیم و منفرد مثال بن گئی ہم فضیلتوں کمالات اور امتیازی خصوصیات کی دنیا پر نظر ڈالتے ہیں تو زینب کی نظیر ہمیں کہیں نظر نہیں آتی اور اس کی وجہ یہی ہے کہ زینب جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ اپنے وجود میں ایک عظیم کائنات سمیٹے ہوئے جس کی مثال عام خواتین میں نہیں مل سکتی ہے اور یہ بات یہ ایک مسلم حقیقت بن چکی ہے کہ انسانی صفات کو جس زاویے پر پرکھا جائے زینب کا نام اپنی امتیازی خصوصیت کے ساتھ سامنے آتا ہے جس میں وجود انسانی کے ممکنہ پہلوؤں کی خوبصورت تصویر اپنی معنوی قدروں کے ساتھ نمایاں دکھا ئی دیتی ہے۔ جناب زینب ان تمام صفات کے ساتھ ساتھ فصاحت و بلاغت کی عظیم دولت و نعمت سے بھی بہر مند تھی زینب بنت علی تاریخ اسلام کے مثبت اور انقلاب آفریں کردار کا دوسرا نام ہے صنف نازک کی فطری ذمہ داریوں کو پورا کرنے اور بنی نوع آدم علیہ السلام کو حقیقت کی پاکیزہ راہ دکھانے میں جہاں مریم و آسیہ و ہاجرہ و خدیجہ اور طیب و طاہر صدیقہ طاہرہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہم کی عبقری شخصیت اپنے مقدس کردار کی روشنی میں ہمیشہ جبین تاریخ کی زینت بن کر نمونہ عمل ثابت ہوئی ہیں وہاں زینب بھی اپنے عظیم باپ کی زینت بن کر انقلاب کربلا کا پرچم اٹھائے ہوئے آواز حق و باطل سچ و جھوٹ ایمان و کفر اور عدل و ظلم کے درمیان حد فاصل کے طور پر پہچانی جاتی ہیں زینب نے اپنے عظیم کردار سے آمریت کو بے نقاب کیا ظلم و استبداد کی قلعی کھول دی دنیا کے زوال پزیر حسن و جمال پر قربان ہونے والوں کو آخرت کی ابدیت نواز حقیقت کا پاکیزہ چہرہ دیکھا یا صبر و استقامت کا کوہ گراں بن کر علی علیہ السلام کی بیٹی نے ایسا کردار پیش کیا جس سے ارباب ظلم و جود کو شرمندگی اور ندامت کے سوا کچھ نہ مل سکا زینب کو علی و فاطمہ علیہما السلام کے معصوم

کردار ورثے میں ملے اما م حسن علیہ السلام کا حسن و تدبیر جہاں زینب کے احساس عظمت کی بنیاد بنا وہاں امام حسین علیہ السلام کا عزم و استقلال علی علیہ السلام کی بیٹی کے صبر و استقامت کی روح بن گیا ، تاریخ اسلام میں زینب نے ایک منفرد مقام پایا اور ایسا عظیم کارنامہ سرانجام دیا جو رہتی دنیا تک دنیائے انسانیت کے لئے مشعل راہ واسوہ حسنہ بن گیا۔

زینب بنت علی(ع) تاریخ اسلام میں اپنی مخصوص انفرادیت کی حامل ہے اور واقعہ کربلا میں آپ کے صبر شجاعانہ جہاد نے امام حسین علیہ السلام کے مقدس مشن کو تکمیل یقینی بنایا آپ نے دین اسلام کی پاکیزہ تعلیمات کا تحفظ و پاسداری میں اپنا کردار اس طرح ادا کیا کہ جیسے ابوطالب(ع) رسول اللہ (ص) کی پرورش میں اپنے بھتیجے کے تحفظ کے لئے اپنی اولاد کو نچھا ور کرنا پسند کرتے تھے کیونکہ ایک ہی ہدف تھا کہ محمد بچ جائے وارث اسلام بچ جائے بالکل اسی طرح زینب کا حال ہے کہ اسلام بچ جائے دین بچ جائے چاہے کوئی بھی قربانی دینی پڑے اسی لئے تاریخ میں زینب کی قربانی کی مثال نہیں ملتی یہ شجاع کی بیٹی ہے جس کی شجاعت کا لوہا بڑے بڑوں نے مانا تھا اس شجاعت کے پیکر کی ولادت باسعادت کے موقع پر جب اسم مبارک کی بات آئی تو تاریخ گواہ ہے کہ سیدہ زینب کی ولادت ہجرت کے پانچویں سال میں جمادی الا ولی کی پانچ تاریخ کو ہوئی اور آپ اپنے بھائی حسین علیہ السلام کے ایک سال بعد متولد ہوئیں جس وقت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اس گوہر نایاب کو اپنے ہاتھوں پر اٹھائے ہوئے دل کے اندر اس کی آنے والی زندگی کے چمن کو سجائے رسول اللہ (ص) کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی کہ اے بابا اس بچی کا نام تجویز فرمائیں ، روایت کی گئی کہ جس وقت جناب زینب بنت علی ابن ابیطالب علیہم السلام کی ولادت با سعادت ہوئی تو رسول اللہ(ص) کو ولادت کی خبر دی گئی آپ بہ نفس نفیس فاطمہ الزہرا علیہا السلام کے گھر تشریف لائے اور فاطمہ زہرا سے فرمایا اے میری بیٹی ، اپنی تازہ مولودہ بچی کو مجھے دو پس جب کہ شہزادی نے زینب بنت علی علیہما السلام کو رسول اکرم (ص) کے سامنے پیش کیا تو رسول اللہ (ص) نے زینب کو اپنی آغوش میں لیکر بحکم خدا اس بچی کا نام زینب رکھا اس لئے کہ زینب کے معنی ہیں باپ کی زینت جس طرح عربی زبان میں ”زین“ معنی زینت اور ”اب“ معنی باپ کے ہیں یعنی باپ کی زینت ہیں ، اپنے سینہ ً اقدس سے لگالیا اور اپنا رخسار مبارک زینب بنت علی(ع) کے رخسار مبارک پر رکھ کر بلند آواز سے اتنا گریہ کیا کہ آپ کے آنسو آپ کی ریش مبارک پر جاری ہو گئے فاطمہ زہرا نے فرمایا اے بابا جان آپ کے رونے کا کیا سبب ہے اے بابا آپ کی دونوں آنکھوں کو اللہ نے رلایا نہیں ہے ؟ تو رسول اللہ (ص) نے فرمایا اے میری بیٹی فاطمہ آگاہ ہو جاؤ کہ یہ بچی تمہارے اور میرے بعد بلاؤں میں مبتلا ہوگی اور اس پر طرح طرح کے مصائب پڑیں گے پس یہ سن کر فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے بھی گریہ کیا اور پھر فرمایا اے بابا جان جو شخص میری اس بیٹی اور اس کے مصائب پر بکا کرے گا تو اس کو کیا ثواب ملے گا ؟ تو رسول اللہ نے فرمایا اے میرے جگر کے ٹکڑے اور اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک ، جو شخص زینب کے مصائب پر گریہ کنا ہوگا تو اس کے گریہ کا ثواب اس شخص کے ثواب کے مانند ہوگا جو زینب کے دونوں بھائیوں پر گریہ کرنے کا ہے۔ (2)

زینب اس با عظمت خاتون کانام ہے جن کا طفولیت فضیلتوں کے ایسے پاکیزہ ماحول میں گذرا ہے جو اپنی تمام جہتوں سے کمالات میں گہرا ہوا تھا جس کی طفولیت پر نبوت و امامت کاسایہ ہر وقت موجود تھا اور اس پر ہر سمت نورانی اقدار محیط تھیں رسول اسلام (ص) نے انہیں اپنی روحانی عنایتوں سے نوازا اور اپنے اخلاق کریمہ سے زینب کی فکری تربیت کی بنیادیں مضبوط و مستحکم کیں نبوت کے بعد امامت کے وارث مولائے کائنات نے انہیں علم و حکمت کی غذا سے سیر کیا عصمت کبری فاطمہ زہرا نے انہیں فضیلتوں اور کمالات کی ایسی گھٹی

پلائی جس سے زینب کی تطہیر و تزکیہ نفس کا سامان فراہم ہو گیا اسی کے ساتھ ساتھ حسنین شریفین نے انہیں بچپن ہی سے اپنی شفقت آمیز مراقت کا شرف بخشا یہ تھی زینب کے پاکیزہ تربیت کی وہ پختا بنیادیں جن سے اس مخدومہ اعلیٰ کا عہد طفولیت تکامل انسانی کی ایک مثال بن گیا۔ (3) وہ زینب جو قرۃ عین المرتضیٰ جو علی مرتضیٰ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو جو علی مرتضیٰ کی آنکھوں کا نور ہو وہ زینب جو علی مرتضیٰ کی قربانیوں کو منزل تکمیل تک پہنچانے والی ہو وہ زینب جو ”عقیلة القریش“ ہو جو قریش کی عقیلہ و فاضلہ ہو وہ زینب جو امین اللہ ہو اللہ کی امانتدار ہو گھر لٹ جائے سر سے چادر چھن جائے بے گھر ہو جائے لیکن اللہ کی امانت اسلام پر حرف نہ آئے، قرآن پر حرف نہ آئے، انسانیت بچ جائے، خدا کی تسبیح و تہلیل کی امانتداری میں خیانتداری نہ پیدا ہو، وہ بے زینب جو ”آیۃ من آیات اللہ“ آیات خدا میں ہم اہلبیت خدا ہیں ہم اللہ کی نشانیوں میں سے ہم اللہ کی ایک نشانی ہیں وہ زینب جو مظلومہ و حیدہ بے مثل مظلومہ جس کی وضاحت آپ کے مصائب میں ہوگی جو مظلوموں میں سے ایک مظلومہ ”ملیکۃ الدنیا“ وہ زینب جو جہان کی ملکہ ہے جو ہماری عبادتوں کی ضامن ہے جو ہماری زینب اس بلند پائے کی بی بی کا نام جس کا احترام وہ کرتا جس کا احترام انبیاء ما سبق نے کیا ہے جس کو جبرائیل نے لوریاں سنائی ہیں کیونکہ یہ بی بی زینب ثانی زہرا سلام اللہ علیہا ہے اور زہرا کا احترام وہ کرتا تھا جس کا احترام ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرتے تھے میں جملہ حوالہ کر رہا ہوں اگر بیدار ہو کر آپ نے غور کیا تو بہت محظوظ ہو نگے جس رحمۃ للعالمین کے احترام میں ایک لاکھ انبیاء کھڑے ہوتے ہوئے نظر آئے عیسیٰ نے انجیل میں نام محمد دیکھا احترام رحمۃ للعالمین میں کھڑے ہو گئے موسیٰ نے توریت میں دیکھا ایک بار اس نبی کے اوپر درود پڑھنے لگے تو مدد کے لئے پکارا احترام محمد میں سفینہ ساحل پہ جا کے کھڑا ہو گیا (یعنی رک گیا) عزیزوں غور نہیں کیا جس رحمت للعالمین کے احترام میں ایک کم ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا، کارواں کھڑا ہو جائے تو وہ رحمت للعالمین بھی تو کسی کے احترام میں کھڑا ہوتا ہو گا اب تاریخ بتاتی ہے کہ جب بھی فاطمہ سلام اللہ علیہا محمد (ص) کے پاس آئیں محمد کھڑے ہو گئے تو اب مجھے کہنے دیجیئے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ استاد کھڑا ہو اور شاگرد بیٹھا رہے سردار کھڑا ہو سپاہی بیٹھے رہیں تو اب بات واضح ہو گئی کہ محمد (ص) اکیلے نہیں فاطمہ کے احترام میں کھڑے ہوئے بلکہ یوں کہہ دوں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کا کارواں احترام فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا میں کھڑا ہوا اب زینب ہیں ثانی زہرا اگر ان کے تابوت و ان کے حرم کے سامنے احترام میں اگر شیعہ کھڑا ہو جائے تو سمجھ لیا کہ وہ سنت پیغمبر ادا کر رہا ہے ۔

کائنات کی سب سے محکم و مقدس شخصیتوں کے درمیان پرورش پانے والی خاتون کتنی محکم و مقدس ہوگی اس کا علم و تقویٰ کتنا بلند و بالا ہوگا یہی وجہ ہے کہ روایت کے جملہ ہیکہ آپ عالمہ غیر معلمہ ہیں آپ جب تک مدینہ میں رہیں آپ کے علم کا چرچہ ہو تا رہا اور جب آپ مدینہ سے کوفہ تشریف لائیں تو کوفہ کی عورتوں نے اپنے اپنے شوہروں سے کہا کہ تم علی سے درخواست کرو کہ آپ مردوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کافی ہیں لیکن ہماری عورتوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ اگر ہو سکے تو آپ اپنی بیٹی زینب سے کہہ دیں کہ ہم لوگ جاہل نہ رہ سکیں ایک روز کوفہ کی اہل ایمان خواتین رسول زادی کی خدمت میں جمع ہو گئیں اور ان سے درخواست کی کہ انہیں معارف الہیہ سے مستفیض فرمائیں زینب نے مستورات کوفہ کے لئے درس تفسیر قرآن شروع کیا اور چند دنوں میں ہی خواتین کی کثیر تعداد علوم الہی سے فیضیاب ہونے لگی آپ روز بہ روز قرآن مجید کی تفسیر بیان کرتی تھیں اور روزہ روز تفسیر قرآن کے درس میں خواتین کی تعداد میں کثرت ہو رہی تھی درس تفسیر قرآن عروج پر پہنچ رہا تھا اور ساتھ ہی کوفہ میں آپ کے علم کا چرچہ روز بروز ہر مرد و زن کی زبان پر تھا اور ہر گھر میں آپ کے علم کی تعریفیں ہو رہی تھیں اور لوگ علی (ع) کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کی بیٹی

کے علم کی تعریفیں کیا کرتے تھے یہ اس کی بیٹی کی تعریفیں ہو رہی ہے جس کا باپ ”راسخون فی العلم“
جس کا باپ باب شہر علم ہے جس کا باپ استاد ملائکہ ہے ۔

(1) (خصائص زینبیہ ص ۷۹ وزینب زینب ہے ص سفینة البحار جلد ۱ ص ۵۵۸)

(2) (خصائص زینبیہ : ص ۵۲ زینب زینب ہے ص ۷۳)

(3) (صحیفہ وفا : ص ۱۱۳)